

مسلمانوں کا فخر کے ساتھ مسلمانوں کو ذبح کرنے کے بجائے، مسلمان کافرانہ دشمنوں، یہودی وجود، ہندو ریاست اور صلیبی امریکہ کے خلاف کیسے متحد ہو کر لڑ سکتے ہیں؟

اب جبکہ فعال تصادم کا بھڑکتا ہوا خون، جسے پاکستانی قوم پرستی اور افغانی قبائلیت کی آگ نے بھڑکایا تھا، 27 فروری 2026 کو کھلی جنگ کے اعلان کے ساتھ اپنی انتہا پر پہنچ کر کچھ ٹھنڈا پڑ چکا ہے، تو اب شریعت کی حکمتوں سے فائدہ اٹھانے کا وقت ہے۔ جب وہ میارک ماہ رمضان کے صوم (روزے) اور قیام (رات کی نماز) ادا کر رہے ہیں، جو کفار کے خلاف فتوحات کا مہینہ ہے، تو پاکستان کی مسلح افواج اور افغانستان کے مجاہدین کو چاہیے کہ درج ذیل چار شرعی حکمتوں پر غور کریں،

پہلی شرعی حکمت: مسلمانوں کے درمیان لڑائی شریعت میں ممنوع ہے۔ مسلمانوں کے درمیان لڑائی اُس وقت واقع ہوتی ہے جب قبائلیت اور قوم پرستی کے بندھن، اسلام کے وحدت کے رشتے کو توڑ دیتے ہیں۔ اُس واقعے پر غور کریں جب انصار قبائلیت کی بنیاد پر مہاجرین کے ساتھ تصادم میں داخل ہونے والے تھے۔ بخاری نے جابر بن عبد اللہ سے روایت کیا ہے، « كُنَّا فِي غَزَاةٍ فَكَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ. وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ. فَسَمِعَهَا اللَّهُ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هَذَا. فَقَالُوا كَسَعَ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ يَا لِلْمُهَاجِرِينَ. فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوْهَا فَإِنَّهَا مُتَّبِعَةٌ» "ہم ایک غزوہ میں تھے اور ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری۔ انصاری نے کہا، 'اے انصار! مدد!' مہاجر نے کہا، 'اے مہاجرین! مدد!' جب رسول اللہ ﷺ نے یہ سنا تو فرمایا، 'یہ کیا ہے؟! لوگوں نے کہا، 'ایک مہاجر نے ایک انصاری کو لات ماری، تو انصاری نے کہا: اے انصار! اور مہاجر نے کہا: اے مہاجرین! تو نبی ﷺ نے فرمایا، اس جاہلی پکار کو چھوڑ دو، کیونکہ یہ بدبودار ہے۔" وہ دن زیادہ دور نہیں جب افغانستان اور پاکستان کے مسلمانوں نے قابض کافر روسیوں کے خلاف جنگ کی تھی، اور یہ دونوں طرف کے سینئر کمانڈروں کے علم، تجربے اور یادداشت میں اچھی طرح موجود ہے۔ اور اگر دونوں فریق آج شریعت کے احکام کی پیروی کریں تو، اللہ ﷻ کے اذن سے، کشمیر اور المسجد الاقصیٰ کی آزادی کے دن بھی دور نہیں۔

دوسری شرعی حکمت: مقبوضہ زمینوں کی آزادی کے لیے لڑنا ایک شرعی فرض ہے۔ ایسے وقت میں جب ہندو ریاست مسلمانوں کے درمیان لڑائی پر خوشیاں منا رہی ہے، کشمیر کی آزادی کے لیے جنگ فوری طور پر شروع کی جانی چاہیے۔ پاکستان کے حکمران دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ بھارت کے خلاف ایک پراکسی جنگ لڑ رہے ہیں، تو انہیں چاہیے کہ وہ اپنے الفاظ کو سچ کر دکھائیں! اور افغانستان کے حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ ہندو مشرکین کے بارے میں اپنے گمراہ کن راستے کی اصلاح کریں۔ چنانچہ افغانستان اور پاکستان کے تمام مسلمانوں کو بھارت کے خلاف جنگی موقف اختیار کرنا چاہیے۔ ہندو ریاست کے تمام سفارتی مشنز بند کیے جائیں، اور ان کے عملے کو ملک بدر کیا جائے۔ تمام تجارتی معاہدے منسوخ کیے جائیں۔ تمام جنگ بندیوں کو کالعدم قرار دیا جائے، خواہ وہ لائن آف کنٹرول پر ہوں یا لائن آف کنٹرول سے آگے۔ ہندو مشرکین کے خلاف منظم انداز میں لڑائی شروع کی جائے تاکہ پورے کشمیر کی آزادی یقینی بنائی جا سکے۔ اللہ ﷻ نے فرمایا، *﴿فَمَنْ اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدَىٰ عَلَيْكُمْ﴾ "پس جو تم پر زیادتی کرے، تم بھی اس پر ویسی ہی زیادتی کرو جیسی اس نے تم پر کی۔" [سورة البقرة 2:194]۔ اللہ ﷻ نے فرمایا، *﴿وَأَخْرَجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ﴾ "اور انہیں وہاں سے نکالو جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا۔" [سورة البقرة 2:191]۔* دونوں فریق جان لیں کہ کفار کے خلاف جہاد منافقین کو بے نقاب کر دیتا ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ مسلمانوں سے لڑنے کے لیے تیار رہتے ہیں، لیکن کافر دشمنوں سے لڑنے کے لیے ان کے پاس کمزور بہانوں کی ایک طویل فہرست ہوتی ہے۔ جہاد مسلمانوں کو اسی طرح پاک کرتا ہے جیسے بھڑکتی ہوئی آگ دھات کو اس کی میل کچیل سے پاک کرتی ہے۔

تیسری شرعی حکمت: مسلمانوں کے درمیان قوم پرستانہ سرحدیں شریعت میں جائز نہیں ہیں۔* فتح مکہ کے بعد مہاجرین اور انصار نے قبائلیت کی بنیاد پر دو الگ الگ اقتدار قائم نہیں کیے۔ وہ ایک ہی ریاست رہے، ایک بیت المال، ایک مسلح افواج اور ایک سیاسی وحدت کے ساتھ، ایک امام کے تحت، جو ان سب پر اسلام کے ذریعے حکمرانی کرتا تھا اور انہیں متحد رکھتا تھا۔ مسلمانوں کے درمیان قبائلی سرحدوں کا نہ ہونا ہی یہود، فارسی مشرکین اور عیسائی رومیوں کے مقابلے میں ان کی قوت تھا۔ آج مسلمانوں کے درمیان، قوم پرستانہ سرحدوں کا خاتمہ اسلامی امت کو یہودی وجود، ہندو ریاست اور امریکی صلیبیوں کے مقابلے میں مضبوط کرے گا۔

اللہ ﷻ نے فرمایا، *﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ "اللہ کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو۔" [سورة آل عمران 3:103]* ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں بیان کیا کہ، *امرهم بالجماعة ونهاهم عن التفرقة" اللہ ﷻ نے مسلمانوں کو جماعت بنے رہنے کا حکم دیا اور انہیں تفرقہ سے منع فرمایا۔** یہ آیت اس بات کی دلیل ہے کہ مسلمانوں پر لازم ہے کہ وہ ایک ہی وحدت کے اندر متحد ہو کر جمع ہوں۔ اللہ ﷻ نے فرمایا، *﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ "بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔" [سورة الحجرات 49:10]۔* امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں فرمایا، *أي في الدين والحرمة لا في النسب، ولهذا قيل أخوة الدين أثبت من أخوة النسب، فإن أخوة النسب تنقطع بمخالفة الدين،

وأخوة الدين لا تنقطع بمخالفة النسب "یعنی بھائی چارہ دین اور حرمت میں ہے، نسب میں نہیں۔ اسی لیے کہا گیا کہ دینی بھائی چارہ نسبی بھائی چارے سے زیادہ مضبوط ہے، کیونکہ نسب کا بھائی چارہ دین کی مخالفت سے ٹوٹ جاتا ہے، جبکہ دین کا بھائی چارہ نسلی اختلاف سے نہیں ٹوٹتا۔**"

اور جب دو امیروں کی تجویز پیش کی گئی، ایک انصار کے لیے اور ایک مہاجرین کے لیے، تو ابن اسحاق روایت کرتے ہیں کہ ابوبکر (رضی اللہ عنہ) نے فرمایا، *وَإِنَّهُ لَا يَجِلُّ أَنْ يَكُونَ لِلْمُسْلِمِينَ أَمِيرَانِ، فَإِنَّهُ مَهْمَا يَكُنْ ذَلِكَ يَحْتَلِفُ أَمْرُهُمْ وَأَحْكَامُهُمْ، وَتَتَفَرَّقُ جَمَاعَتُهُمْ، وَيَتَنَازَعُوا فِيمَا بَيْنَهُمْ، هُنَالِكَ تُنْزَكُ السُّنَّةُ، وَتُظْهَرُ الْبِدْعَةُ، وَتُعْظَمُ الْفِتْنَةُ، وَلَيْسَ لِأَحَدٍ عَلَى ذَلِكَ صِلَاحٌ "بے شک مسلمانوں کے لیے جائز نہیں کہ ان کے دو امیر ہوں۔ اگر ایسا ہو جائے تو ان کے معاملات اور احکام میں اختلاف پیدا ہو جائے گا، مسلمانوں کی جماعت بٹ جائے گی اور وہ آپس میں تنازع کریں گے۔ اس کے نتیجے میں سنت چھوڑ دی جائے گی، بدعت ظاہر ہو گی اور فتنہ بڑا ہو جائے گا، اور اس میں کسی کے لیے بھی کوئی بھلائی نہیں۔**"

پس ہر اُس شخص کی زبان روک دو جو قبائلی انتقام یا قوم پرستانہ مفادات کی بات کرے، چاہے وہ اپنی جاہلیت کو اسلام کی غلط تاویل کے پردے میں چھپائے۔ جب تصادم کے دونوں فریق، مسلمانوں کو ایک خلیفہ کے تحت متحد کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کریں گے تو، جاہلی عصبیت کی تمام زبانیں خاموش ہو جائیں گی اور منافقین بھاگ کر چھپ جائیں گے۔

چوتھی شرعی حکمت: اسلام کی حکمرانی کے قیام کے لیے نصرة دینا اہل قوت و حفاظت پر فرض ہے۔ بیعت عقبہ ثانیہ، بیعت رجال، بیعت حرب کو نہ بھولیں، جس نے مدینہ منورہ میں اسلام کو حکمرانی کے نظام کے طور پر قائم کیا۔ عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا، *«بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةً لَائِمَةً» "ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس بات پر بیعت کی کہ خوشی اور تنگی دونوں حالتوں میں سنیں گے اور اطاعت کریں گے، اور یہ کہ ہم اقتدار کے معاملے میں اس کے اہل سے تنازع نہیں کریں گے، اور یہ کہ ہم جہاں بھی ہوں حق پر قائم رہیں گے یا حق کہیں گے، اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔" [بخاری]۔* انصار کے مجاہدین نے اسلام کے تحت حکمرانی پر ایک ہی امام کو نصرة کی بیعت دی تھی۔ اسی شرعی حکم کی بنیاد پر حزب التحریر دونوں فریقوں سے نصرة کا مطالبہ دہراتی ہے، جیسا کہ گزشتہ دو دہائیوں سے دونوں فریق اس سے بخوبی واقف ہیں۔

اے ہمارے بھائیو! آؤ بالآخر مسلمانوں کے درمیان لڑائی کو ختم کریں اور کافر دشمنوں کے خلاف جہاد کا آغاز کریں۔ آؤ ہم کشمیر، غزہ اور ایران کے مسلمانوں کی دعائیں حاصل کریں، نیز پوری اسلامی امت کی دعائیں بھی۔ اللہ ﷻ کی رضا میں زندگی گزاریں اور شہادت کی موت پائیں، تاکہ جنت الفردوس میں رسول اللہ ﷺ کی رفاقتِ عالیہ نصیب ہو۔

مصعب عمیر، ولایہ پاکستان